

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفۂ آغاز

غیر مسلموں سے تعلقات اور اسلام

(۲)

سید جمال الدین عمری

عام غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک

غیر مسلم والدین، رشتہ داروں اور ہمسیاروں سے جس طرح کے خوش گوار تعلقات کی اسلام نے اجازت دی ہے اس کا ذکر اس سے پہلے ان ہی صفحات میں آچکا ہے۔ اب اس سلسلہ کی بعض عمومی تعلیمات پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ تعلیمات صاف بتاتی ہیں کہ عام غیر مسلموں سے ربط و تعلق سے اسلام نے منع نہیں کیا ہے۔ وقت ضرورت ان کی خدمت کرنا اور ان کے دکھ درد میں کام آنا اس کے نزدیک ایک پسندیدہ عمل اور کارِ ثواب ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کچھ ذہنی تحفظات تھے تو اسلام نے انھیں رفع کیا ہے اور کسی قسم کے شک و شبہ کو باقی رہنے نہیں دیا ہے۔

سورہ بقرہ میں ایک جگہ راہِ خدا میں انفاق کا ذکر ہے، اس کی ترمغیب ہے، اخلاص اور بے غرضی کے ساتھ خرچ کرنے اور نام و نمود اور ریاکاری سے بچنے کی تاکید ہے، کھلے چھپے ہر طریقہ سے انفاق کا حکم ہے، خاص طور پر ان لوگوں کی طرف توجہ کرنے کی ہدایت ہے جو دست سوال دراز نہیں کرتے۔ (آیت ۲۶۱ تا ۲۶۴) عین ان تفصیلات کے نتیجے میں ایک آیت آئی ہے جو قابلِ غور ہے اور ہمارے موضوع سے اس کا خاص تعلق ہے۔ ارشاد ہے:-

لَیْسَ عَلَیْكَ هُدَاهُمْ
وَلَكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَمَا تَشْفَعُؤْا مِنْ خَیْرٍ
(اے پیغمبر!) آپ پر ان کو ہدایت
بخش دینے کی ذمہ داری نہیں ہے۔ البتہ
اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا

۱۔ سماوی تحقیقات اسلامی جلد ۱۳، شمارہ ۱۳ جنوری۔ مارچ ۱۹۷۲ء

فَلَا تَنْفُسُكُمْ وَمَا تَنْفِقُونَ
إِلَّا أَنْتُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَذَكَّرُونَ
ہے۔ تم جو بھی مال اللہ کی راہ میں خرچ
کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو پہنچے گا۔ دیکھو
تم اللہ کی رضا ہی کے لیے تو خرچ کرتے
ہو۔ تم جو مال بھی خرچ کرتے ہو اس کا
پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری
حق تلفی نہ ہوگی۔ (البقرہ: ۲۷۲)

یہ آیت یہاں کیوں آئی ہے، اس کا اصل مضمون سے کیا تعلق ہے، اس بارے
میں تفسیر میں متعدد روایات ملتی ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہدایت تھی کہ مسلمان جو کچھ صدقہ و خیرات کریں وہ مسلمانوں ہی پر کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی بلکہ
ایک روایت میں اس ممانعت کی وجہ بھی بیان ہوئی ہے سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ
ذمیوں میں جو حاجت مند ہوئے مسلمان ان پر انفاق کیا کرتے تھے جب مسلمانوں ہی میں حاجت مند
کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا:-

لَا تَصَدَّقُوا إِلَّا اَعْلٰی
اپنے ہم مذہب لوگوں ہی پر تم صدقہ و

اہل دینکم۔ خیرات کرو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان لوگوں پر بھی خرچ کرنے کی اجازت دی گئی
جو دائرہ اسلام سے باہر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک اور روایت ہے۔ فرماتے ہیں انصار کے
رشتے بنو قریظہ اور بنو نفیص سے تھے۔ انصار ان پر اپنا مال خرچ کرنے سے احتراز کرتے تھے۔
ان کی خواہش تھی کہ وہ اسلام لے آئیں تو ان پر خرچ کیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
یہ روایت بتاتی ہے کہ پس منظر میں یہود اور ان سے تعلقات تھے۔ گویا آیت

۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم: ۳۲۲/۱، ۳۲۲

۲۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن: ۳/۳۳۷

۳۔ ابن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن ۵/۵۸۸ طبع جدید دارالمعارف مصر۔

غیر مسلموں سے تعلقات اور اسلام

۷

نے ہدایت کی کہ ان کے نادار بھی حسن سلوک کے مستحق ہیں اور ان پر بھی اتفاق ہونا چاہیے۔ بعض دوسری روایات میں اسی پس منظر کے ساتھ مشرکین کا ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین پر اتفاق نہیں کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی بلا۔

یہی بات صحابہ کرامؓ کے بارے میں بھی کہی گئی ہے کہ وہ اپنے مشرک قرابت داروں پر خرچ نہیں کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کی اجازت انھیں دے دی گئی ہے۔

حضرت قتادہؓ ایک عمومی بات بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ جو لوگ ہمارے ہم مذہب نہیں ہیں کیا ان پر بھی اتفاق کیا جاسکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اسلام کی جس طرح ہر طرف سے مخالفت ہو رہی تھی اور اس کے ماننے والے جس طرح جو روستم کا نشانہ بنائے جا رہے تھے، اس کے خلاف مسلمانوں کے اندر رد عمل کا پایا جانا غیر فطری نہ تھا۔ ان کے دل میں کبھی یہ سوال ابھرتا ہوگا کہ ان کے خویش و اقارب اور دور و نزدیک کے لوگ آخر اس دین کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں جس میں سب کی صلاح و فلاح کا سامان ہے؟ کبھی یہ سوچتے ہوں گے کہ ان لوگوں کے ساتھ کیوں مہر ردی کی جائے اور مشکلات میں ان کی مدد کی جائے جو زندگی بھر ہمارے راستے میں کانٹے بچھاتے اور ناوک فگنی کرتے رہے؟ کبھی یہ خیال آتا ہوگا کہ ان دشمنان دین کے ساتھ تعاون کا کوئی اجر و ثواب بھی ہے یا نہیں؟ کبھی یہ خواہش موجزن ہوتی ہوگی کہ کاش یہ ایمان لے آتے اور ہم اپنا سب کچھ ان پر بھجوا کر دیتے؟ اور یہی روایات ان سب کیفیات کی ترجمانی کرتی ہیں۔

قرآن مجید نے اتفاق اور اس کے تقاضوں کو بیان کرتے ہوئے اس جذبہ کی

۱۔ ابن جریر ۵/ ۵۸۷

۲۔ بیہقی۔ السنن الکبریٰ ۴/ ۱۹۱ نیز ابن جریر حوالہ سابق۔

۳۔ ابن جریر ۵/ ۵۸۸۔

بھی اصلاح کی ہے کہ تعاون اور ہمدردی کے مستحق صرف اپنے ہم مذہب افراد ہیں اور ان ہی کے ساتھ حسن سلوک ہونا چاہیے۔ اس نے کہا کہ انسانوں کی خدمت کی راہ میں عقیدہ و خیال اور دین و مذہب کے اختلاف کو رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ جو شخص ضرورت مند ہے اس کی مدد کرنا دینی اور اخلاقی فرض ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، مشرک ہو یا اہل کتاب، رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار۔ آدمی کی یہ خواہش یا اصرار کہ لوگ ایمان لے آئیں تو ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ایمان کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے اندر طلب صادق پائی جاتی ہے اسے وہ اس دولت سے نوازتا ہے۔ آدمی یہ سوچ کر انسانوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے کام کرنا چلا جائے کہ اس کا اجر و ثواب اللہ نے چاہا تو محفوظ ہے اور کل وہ اس کے کام آئے گا۔ اس پورے پس منظر کے ساتھ آیت ان بہت سے الزامات کی تردید کرتی ہے جو اسلام کے کردار پر کیے جاتے ہیں۔

اس سے پہلے بعض وہ روایات گزر چکی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم و غیر مسلم ہر فرد اور ہر طبقہ پر صدقہ و خیرات کی ہدایت فرمادی۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں۔

فامری بالصدقة بعدھا
اس آیت کے بعد آپ نے حکم
علی کل من سألک من کل
دیا کہ کسی بھی دین کا ماننے والا تم سے
دین لے
سوال کرے تو اس پر خرچ کرو۔

اسی سلسلہ کی ایک اور روایت ہے۔

تصدقوا علی اهل الادیان
تمام اہل مذاہب پر صدقہ و خیرات کرو۔
حضرت سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
یہودی گھرانے پر صدقہ کیا تھا جو بعد میں بھی جاری رہا۔

۱۔ ابن کثیر، تفسیر: ۱/۳۲۴

۲۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن سعید بن جبیر مرسلًا (نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ: ۲/۳۹۸)

۳۔ حوالہ سابق۔

اس آیت کے سیاق و سباق سے بحث کرتے ہوئے علامہ قرطبی کہتے ہیں۔

هٰذِهِ الْكَلَامُ مُتَّصِلٌ بِذِكْرِ
يَا آيَةُ صَدَقَاتٍ كَمَا فِي
الْمُصَدَّقَاتِ فَكَانَ هُوَ فِيهِ
جَوَازُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ
ہوئی ہے۔ گویا اس میں یہ واضح کیا
گیا ہے کہ مشرکین پر صدقہ کرنا جائز ہے۔

اس بحث کا تعلق مسئلہ کے اخلاقی پہلو سے ہے۔ آئیے اب ذرا اس کے فقہی اور قانونی رخ پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔ سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے مال کا کتنا اور کون سا حصہ غیر مسلموں کی مدد اور ان کی فلاح و بہبود کے کاموں میں خرچ کر سکتا ہے اور کون سا حصہ خرچ نہیں کر سکتا؟

اسلامی شریعت میں صدقات دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو فرض اور واجب ہیں اور دوسرے وہ جن کی نوعیت فرض یا واجب کی تو نہیں ہے لیکن اللہ کی رضا کے لیے کیے جاتے ہیں۔ فرض صدقات میں سب سے پہلے زکوٰۃ کا سوال سامنے آتا ہے۔ زکوٰۃ مال کی ایک خاص مقدار یا نصاب پر فرض ہوتی ہے۔ یہ صاحب نصاب مسلمانوں سے لی جاتی ہے اور متین مدات میں غریب مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔ علامہ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں۔

”اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اموال زکوٰۃ غیر مسلم پر صرف نہیں ہوں گے۔ زکوٰۃ کے جو مصارف بیان کیے گئے ہیں ان میں اس کے عمال اور کارندے بھی ہیں۔ اسے قرآن مجید نے ’وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا‘ کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا زکوٰۃ کی وصولیابی اور تقسیم وغیرہ کے کام پر کسی غیر مسلم کو لگانا اور اس کا اسے محتانہ دینا صحیح ہے یا نہیں؟ امام احمد بن حنبل سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ جائز نہیں ہے لیکن دوسری روایت یہ ہے کہ یہ جائز ہے جس طرح اور کاموں پر اسے اجرت دی جاسکتی ہے اسی طرح اس کام پر بھی اسے اجرت دینا غلط نہیں ہے مشہور حنبلی فقیہ علامہ خرقی کی رائے بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔“

۱۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن ۲: ۲۴۷

۲۔ ابن قدامہ، المغنی ۲: ۶۵۳ ۳۔ حوالہ سابق ص ۶۵۷

۱۲۹

صدقہ فطر رمضان کے ختم ہونے پر ہر صاحب حیثیت یا فقہ حنفی کی رو سے ہر صاحب نصاب مسلمان پر واجب ہوتا ہے۔ یہ صدقہ اسے اپنی طرف سے اور اپنی بلاغ اور لاد کی طرف سے ادا کرنا ضروری ہے۔

صدقہ فطر کے بارے میں امام مالک، امام شافعی اور امام احمد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ زکوٰۃ کے حکم میں ہے، لہذا اسے زکوٰۃ ہی کی طرح مسلمانوں پر صرف ہونا چاہیے لیکن امام ابوحنیفہ ذمہ میں پر بھی اس کے صرف کو جائز سمجھتے ہیں۔ عمر و بن میمون وغیرہ کے بارے میں آتا ہے کہ فطرہ کی رقم سے وہ راہبوں کی مدد کیا کرتے تھے بلکہ فقہ حنفی میں کہا گیا ہے:

ولا يجوز ان يدفع الزكوة
الحاقاً ويدفع اليه ماسوى
ذلك من الصدقة

کسی ذمی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
اس کے علاوہ دوسرے صدقات
اسے دئے جاسکتے ہیں۔

قطرہ کے بارے میں کہا گیا ہے۔

وَلَوْ دَى الْمُسْلِمِ الْفُطْرَةَ
عَنْ عِبْجَةِ الْكَافِرِ ۳

مسلمان اپنے اس غلام کی طرف
سے بھی فطرہ ادا کرے گا جو کافر ہے۔

علامہ ابوبکر جصاص نے فقہ حنفی کی ترجمانی کرتے ہوئے قرآن مجید کی بعض آیات کا حوالہ دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقات مشرکین پر بھی کیے جاسکتے ہیں لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی تمام قسمیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے تمہارے اصحاب ثروت سے زکوٰۃ وصول کرنے اور تمہارے اصحاب حاجت پر اسے لوٹا دینے کا حکم ہے، اسی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جن صدقات کے وصول کرنے کا حق امام یا ریاست کو ہے وہ ذمیوں پر صرف نہیں ہو سکتے۔ ان کے علاوہ دوسرے تمام صدقات

له ابن قدامة - المغني: ٤٨/٣ ٢٥ بدایہ ج ١ ص ١٨٥

۳۰ ہدایہ ج ۱ صفحہ ۱۸۹۔ اس میں جن احادیث سے استدلال کیا گیا ہے ان کی صحت و ضعف پر

تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہو۔ نصب الرایہ: ۲/ ۴۱۲-۴۱۴

غیر مسلموں سے تعلقات اور اسلام

ذمیوں کو دئے جاسکتے ہیں۔ جیسے نذر کا صدقہ، غلٹیوں کے کفارہ کا صدقہ یا صدقہ فطر۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ صدقات واجبہ غیر مسلموں پر صرف نہیں کیے جاسکتے۔ اسے انھوں نے زکوٰۃ پر قباس کہا ہے۔^{۱۷}

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے فقہاء کے ہاں اس مسئلہ میں کتنی وسعت ہے اور انہوں نے کتنی گنجائش رکھی ہے۔

زکوٰۃ ایک چھوٹی سی مد ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کی جاتی ہے۔ دیگر صدقات واجبہ کی تعداد بھی بہت تھوڑی ہے۔ ان سے ہٹ کر انسانوں کی خدمت، تعاون اور مہم ریزی کی بہت سی شکلیں ہیں۔ اسلام ان سب کی ترغیب دیتا اور تشویق پیدا کرتا ہے۔ ان کے ذریعہ مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلموں کو بھی فائدہ پہونچایا جاسکتا ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

غیر مسلم قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک

انسان جب خدا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھتا ہے تو اس کے ہاتھوں اپنے جیسے دوسرے انسانوں کے حقوق محفوظ نہیں رہ پاتے۔ وہ کم زوروں، ناداروں، یتیموں اور مسکینوں پر تمّ دھانے اور ان کے حقوق پر دست درازی کرنے لگتا ہے۔ یہ بات قرآن مجید میں متعدد مقامات پر کہی گئی ہے۔ اس کے برخلاف خدا کے نیک بندوں کا کردار وہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

وَلِيُؤْمِنَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حَبِّهِ
مُسْكِنًا وَ يَتِيمًا وَ
أَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ
اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً

اور وہ کھانا کھاتے ہیں، اس کی
خواہش اور طلب کے باوجود مسکین،
یتیم اور قیدی کو اور کہتے ہیں کہ ہم تو تمہیں
صرف اللہ کی رضا کے لیے کھارہے ہیں

له جصاص، احكام القرآن: ۱/ ۵۴۷-۵۴۸

۱۷ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔ سورۃ الفجر ۱-۱۹۔ سورۃ البلد ۱۱-۱۷۔ سورۃ المدثر ۱-۳۴۔ اس کی پوری تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا مقالہ "کم زور"۔ اسلام کے سایہ میں مطبوعہ ماہنامہ زندگی۔

وَلَا تُكُونُوا رَءَاةَ إِنْ أَنْصَحْتُ مِنْ
 دَبَّائِلِ يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِينًا
 تم سے کسی بدلہ یا شکر کے طالب نہیں ہیں
 ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے
 عذاب کا ڈر ہے جو سخت مصیبت والا اور

(الدہر: ۸-۱۰) طویل ہوگا۔

معاشرہ کے کم زور افراد کو کھانا کھانا، خدا کے نیک بندوں کے مجموعی کردار کی محض ایک علامت ہے۔ یہاں اسی پہلو سے اس کا ذکر کیا گیا ہے مطلب یہ کہ وہ انھیں بے مہارا نہیں چھوڑتے، مشکلات میں ان کے کام آتے ہیں۔ ان کو کھلاتے پلاتے اور ان کی ہر طرح سے مدد کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے ہیں۔

یہاں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ قیدیوں کا بھی ذکر ہے۔ اس کا یہ پہلو بہت اہم ہے کہ یتیم اور مسکین چاہے اپنے ہوں یا پرانے، ان کا تعلق کسی بھی قوم اور طبقہ سے ہو، ان کی بے کسی اور مظلومی کا احساس پایا جاتا ہے یہی احساس آدمی کے اندر ان سے ہمدردی کے جذبات ابھارتا ہے۔ وہ ان کی مدد کرے یا نہ کرے انھیں مدد کا بہرہ حال مستحق سمجھتا ہے۔ صرف شقی القلب اور خور غرض انسان ہی ان جذبات کو دبا سکتا ہے۔ لیکن قیدیوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ وہ سماجی مجرم سمجھے جاتے ہیں، ان کے ساتھ ہمدردی کا وہ جذبہ عام حالات میں مفقود ہوتا ہے جو کسی یتیم یا مسکین کے سلسلے میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے قیدیوں کے ساتھ دنیا میں بہت ہی برا سلوک ہوتا رہا ہے، انھیں سخت سے سخت اذیتیں دی جاتی تھیں، وہ کال کوٹھڑیوں میں پڑے پڑے ختم ہو جاتے تھے، باہر نکلنے تو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں ہوتی تھیں، ان کی ضروریات کی تکمیل کی کوئی متین صورت نہ تھی۔ بسا اوقات بھیک پر ان کا گزارہ ہوتا تھا۔ ان حالات میں اسلام نے اپنے ماننے والوں سے اندر قیدیوں کے مجرم اور گناہ گار ہونے سے زیادہ ان کے انسان اور ہمدردی کے مستحق ہونے کا جذبہ ابھارا۔

یہ آیت سورہ دہر کی ہے۔ عام طور پر علماء نے اسے مدنی قرار دیا ہے۔ لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ، مقاتل، کلبی اور یحییٰ بن سلام نے اسے مکئی کہا ہے۔ اس کی تائید

غیر مسلموں سے تعلقات اور اسلام

سورہ کے مضامین سے بھی ہوتی ہے۔ مکہ کے اصحاب ثروت اور زر پرست مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ جس شقاوت اور بے رحمی کا سلوک کرتے تھے قیدیوں کے ساتھ ان کا سلوک اس سے مختلف نہیں رہا ہوگا۔ اسلام نے اس پورے رویہ پر تنقید کی اور اللہ کے نیک بندوں کی تعریف کی کہ وہ ظلم و جور کے شکنجے میں کسے ہوئے قیدیوں کو اپنی محبت اور حسن سلوک سے راحت پہنچا رہے ہیں۔

مشہور تابعی مفسر عکرمہ نے 'اسیر' سے غلام مراد لیا ہے۔ علامہ ابن جریر طبری نے اس رائے کو پسند فرمایا ہے۔ ان کے نزدیک 'اسیر' کا لفظ عام ہے اس میں مسلم اور مشرک دونوں طرح کے غلام آجاتے ہیں۔

غلامی بھی ایک طرح کی قید ہی ہے۔ قرآن مجید نے بند غلامی کو توڑنے اور غلاموں کو آزاد کرنے کی تحریک شروع کی اور ترغیب و تشویق کے ذریعہ اسے آگے بڑھایا۔ مدینہ میں جب اسلامی ریاست قائم ہوگئی تو خدا کے ان نیک بندوں نے قیدیوں کے ساتھ جس حسن سلوک کا مظاہرہ کیا اس کی مثال پوری انسانی تاریخ میں نہیں کر سکتی۔

اس بحث کو آگے بڑھانے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ 'اسیر' سے اس آیت میں کس قسم کے قیدی مراد ہیں۔

ہر ریاست بعض خاص قسم کے جرائم کے ارتکاب پر اپنے شہریوں کو قید و بند کی سزا دیتی ہے۔ یہ شہری یا ملکی قیدی ہیں۔ ریاست حالت جنگ میں ہو تو دشمن کے افراد بھی قیدی بنائے جاتے ہیں۔ انھیں غیر ملکی قیدی کہا جاسکتا ہے۔ اس آیت کے ذیل میں دونوں طرح کی رائیں ملتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔

الاسیر من اهل الشرك اسیر وہ ہے جس کا تعلق مشرکوں سے

سیر من اهل الذمة ہے جو مسلمانوں کے ہاتھ میں (قیدی) ہے

یہی تفسیر قتادہ اور سعید بن جبیرؓ نے کی ہے۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں۔

نقدہ امر الله بالاسرى ان اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے ساتھ

يُحَسِّنُ إِلَيْهِمْ وَأَنْ أَسْلِمَ هُمْ
يَوْمَئِذٍ لَأَهْلِ الشَّرْكِ عَلَيْهِ
حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ 'اسیر' اہل قبلہ (مسلمان) اور غیر اہل قبلہ (غیر مسلم) دونوں ہی ہو سکتے ہیں۔

امام قرطبی نے اسے ایک جامع قول قرار دیا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں
مشرک قیدی کو کھانا کھلانا بھی اللہ تعالیٰ سے قربت کا ذریعہ ہے۔ البتہ اس پر خرچ فرض صدقات سے نہیں، نفل صدقات سے ہوگا۔

علامہ ابوبکر جصاص کہتے ہیں کہ یہاں 'اسیر' سے مراد مشرک قیدی ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ مسلمان قیدی کو علی الاطلاق 'اسیر' نہیں کہا جاتا۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ آیت سے یہ بات نکلتی ہے کہ قیدی کو کھانا کھلانا، اللہ سے تقرب کا ذریعہ ہے۔ آیت کے الفاظ سے بظاہر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشرک قیدیوں پر ہر طرح کے اموال صدقات صرف کیے جاسکتے ہیں لیکن (جیسا کہ پہلے گزر چکا) ہمارے اصحاب کی رائے یہ ہے کہ اس سے وہ صدقات مستثنیٰ ہیں جن کے وصول کرنے کا حق حاکم کو ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا وہ ان تعلیمات کا عملی ثبوت ہے۔

جنگ بدر میں مشرکین کے شر آدمی مارے گئے اور شرعی قیدی بنائے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو صحابہ کرامؓ کے درمیان تقسیم کر دیا اور نصیحت فرمائی کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ اس پر عمل جس طرح ہوا اس کا ذاتی تجربہ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے

سہ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن: ۱۲۹/۱۹ سہ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن: ۱۲۹/۱۹

سہ احکام القرآن: ۵۷۹/۳ سہ بخاری، کتاب المغازی - ابن ہشام میں ہے کہ قیدی ستاون تھے۔ ان میں بیشمار کا نام بنام ذکر ہے۔ ابن ہشام ۲/۳۶۲ - ۳۶۷ قیدیوں کی تعداد میں ادبھی اختلافات ہیں، بخاری کی روایت صحیح اور معتبر ہے۔ ملاحظہ ہو ابن کثیر، السیرۃ النبویہ ۲/۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱

بھائی ابو عزیز بن عمر کی زبانی سنئے:-

وہ اس جنگ میں نصر بن حارث کے بعد مشرکین کے علم بردار تھے۔ فرماتے ہیں کہ وہ بعض انصار کے حوالے کئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کا ان پر اثر تھا کہ صبح و شام کھانے کے وقت مجھے روٹی کھلاتے اور خود کھجور کھا کر رہ جاتے۔ ان میں سے کسی کو روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ملتا تو مجھے دے دیتا۔ اسے ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ اس سے مجھے شرم سی محسوس ہوتی تھی بلکہ

یہ جنگ بدر کے قیدیوں کا ذکر ہے اور قیدیوں کے ساتھ بھی یہی مہذب اور شریفانہ رویہ اختیار کیا گیا۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس	قیدی لایا جاتا تو آپ اسے کسی مسلمان کے
علیہ وسلم بوقت بالاسیر	حوالہ کر دیتے اور فرماتے کہ اس کے ساتھ چلا
فی دفعہ الی بعض	سلوک کرے۔ یہ قیدی اس کے پاس دو
المسلمین فیقول احسن الیہ	تین دن رہتا اور وہ مسلمان اس کی ضرورت
فیكون عنده الیومین والثلاثة	کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتا تھا۔
فیوثرة علی نفسه	

جنگ بدر کے قیدیوں ہی کے سلسلہ کا واقعہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اجازت ہو تو میں سہیل بن عمرو کے اگلے دانت توڑ دوں تاکہ اس کی زبان باہر نکل آئے اور وہ پھر کہیں آپ کے خلاف اپنی خطابت کا مظاہرہ نہ کر سکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں (اس طرح کی) سزا دوں تو اللہ مجھے بھی سزا دے سکتا ہے گو کہ میں نبی ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے، ممکن ہے کہ کل دہ کی ایسی حیثیت میں ہو جو تمہارے لیے ناگوار نہ ہو بلکہ

اس میں شک نہیں کہ موجودہ دور میں ملکی قیدیوں اور قید خانوں کے متعلق قوانین موجود ہیں اور اصلاحات ہوئی ہیں، جنگی قیدیوں کے بارے میں بھی بعض بنیادی اصول تسلیم

۱۔ ابن ہشام، سیرۃ النبی: ۲/ ۲۸۸ ۲۔ زحمتی، الکشاف عن حقائق التنزیل: ۱۹۶/ ۱۳۵

۳۔ ابن ہشام، سیرۃ النبی: ۲/ ۲۹۳

کیے جاتے ہیں لیکن ایک تو ان کا چرچا زیادہ ہے یا بندی کم ہے؛ دوسرے یہ کہ ان اصلاحات اور قوانین کا تعلق ریاست سے ہے، عوام ان سے غیر متعلق رہتے ہیں، انھیں ان سے دل چسپی نہیں پیدا ہوتی۔ اسلام نے ریاست کے ساتھ اس کے ایک ایک فرد میں قیدیوں سے ہمدردی کے جذبات پیدا کیے۔ اس کے نتیجے میں تاریخ نے یہ کارنامہ دیکھا کہ جو قوم اسلام کے ماننے والوں سے برسرِ پیکار تھی اور جو انھیں ختم کرنے اور مٹانے کے درپے تھی، اس کے افراد جب میدانِ جنگ سے گرفتار ہو کر آئے تو انھوں نے خود تکلیف اٹھا کر ان قیدیوں کو راحت پہنچائی، خود بھوکے رہے یا روکھا سوکھا کھایا اور انھیں اچھا کھلایا پلایا، ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھا۔ ان کی یہ ساری خدمت بے لوث اور بے غرض تھی، وہ نام و نمود نہیں چاہتے تھے، انھیں کسی صلہ کی تمنانہ تھی۔ ان کے سامنے صرف اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی تھی۔ وہ جو کچھ کرتے تھے اسی کے لیے کرتے تھے۔

اس طرح اسلام نے بتایا کہ غیر ملکی اور دشمنوں کی صف سے گرفتار ہونے والے قیدی بھی بہتر سلوک کے مستحق ہیں، ان کے ساتھ غیر انسانی رویہ اختیار کرنا اور انھیں ذہنی اذیت پہنچانا ناروا ہے۔ وہ گودِ دشمن ہیں لیکن انسان ہیں جب وہ اپنے حقوق حاصل کرنے میں آزاد نہیں ہیں تو ان کے انسانی حقوق کا احترام ہمارا فرض ہے۔ ریاست کو یہ حق بھی ہے کہ اگر اس کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا خطرہ نہ ہو تو فدیہ لے کر یا بغیر فدیہ کے انھیں آزاد کر دے۔ یہ سب باتیں اسلام کے قوانینِ جنگ کا ایک حصہ ہیں۔ ان سے دنیا نے جنگ و صلح کے بین الاقوامی اصول و آداب سیکھے اور بہت سی اصلاحات کیں۔ اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے یہاں تو دشمن کے قیدیوں کے ساتھ اس حسن سلوک کا ذکر ہوا ہے جس کی اسلام نے تعلیم دی اور جس کا عملی نمونہ اس کے ماننے والوں نے پیش کیا۔

بعض لوگوں نے سورہ دہر کی زیر بحث آیت کا تعلق مسلمان قیدیوں سے بھی جوڑا ہے۔ ظاہر ہے دشمن اور غیر ملکی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا جو نمونہ پیش کیا گیا ہے، مسلمان قیدیوں کے سلسلہ میں اس سے بہتر رویہ ہی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں :-

كان اسيرهم يومئذ
المشرك واخوك المسلم
احق ان تطعمه له
اس وقت ان کے قیدی مشرک
تھے (ان کے ساتھ یہ حسن سلوک رہا)
تمہارا بھائی جو مسلم ہے وہ تو اس
بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اسے
کھلاؤ پلاؤ (اور اس کی ضروریات کا خیال رکھو)

اسلام کی روح یہ ہے کہ اسلامی ریاست کے شہری قیدیوں کے ساتھ بھی
بہتر سے بہتر سلوک ہو۔ اس کے لیے وہ جو بھی قواعد و ضوابط بنائے ان میں یہی روح
کار فرما ہونی چاہیے۔ (ختم شد)

لے زخم خشی، الکشاف: ۱۹۹/۲

مسلمان عورت کے حقوق اور اُن پر اعتراضات کا جائزہ

از مولانا سید جلال الدین عمری

الجمہن الاصلاح مندوۃ العلماء کے ناظم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں:-
”اس موضوع پر ادبی کتابیں نظر سے گزری ہیں اردو میں بھی اور عربی میں بھی لیکن اس
جیسی سہل اور عام فہم زبان میں اور اپنے موضوع پر دلیل و برہان سے مزین، حوالہ جات سے
پُر اور خاص و عام دونوں کے لیے یکساں طور پر مفید اور کوئی کتاب نہیں ملی۔
ہمارے دینی مدارس کے طلبہ بھی اس موضوع پر کیے گئے سوالات کو جدید اور قابل حل
سمجھ کر انگشت بدندان رہ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انتخاب کی یہ تصنیف کافی حد تک گروہ کشائی
کر رہی ہے۔ مجھے اس کتاب سے بہت سی باتیں اور معلومات حاصل ہوئیں اور بہت سے
سوالات کے جواب ملے“ (سلیمان احمد بشیر)

اپنے موضوع پر یہ گراں قدر اور معلومات افزا کتاب درج ذیل پتے سے حاصل کی جاسکتی ہے

ادارۃ تحقیق و تصنیف اسلامی

پان والی کوٹھی، دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰